www.KitaboSunnat.com

عبدالحفیظ منیر بشیری آزاد پیر جھنڈا سندھ

قسط (۲)

ترمیم و اضافہ از ادارہ

عہدِ نبوی میں حافظانِ قرآن اور اسکی حفاظت

۶۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ۔

نسب :۔ ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن مرہ القرشی الزہری چھ آدمیوں کے بعد آپ ایمان لائے۔ آپ بھی عشرہ مبشرہ کی صف میں شامل ہیں۔ آپ ہی وہ پہلے آدمی ہیں جنھوں نے اسلام کے راستے میں تیر چلایا جس کے نتیجہ میں حضور کی دعا کے مستحق ٹھہرے آپ نے دعا کی اللّٰھم سدد سھمه واجب دعوته، یعنی اے باری تعالیٰ اس کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اسے مستجاب الدعوات بنا۔ اسی دعا کا ثمرہ اللہ نے فتح قادسیہ اور فتح مدائن کی صورت میں دیا۔ نیز حضور نے آپ کے لیے وہ کلمات کہے جو تمام صحابہ کے لیے قابلِ رشک تھے یعنی آپ نے فرمایا تھا۔ ارم فداك ابی و امی، آپ تیر چلائیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کو حضور نے ھذا خالی کہہ کر پکارا تھا۔ آپ کی وفات میں اختلاف ہے۔ آپ ۵۱ھ اور ۵۸ھ کے درمیان فوت ہوئے۔ الاصابہ ص۳ ج۲۔ اسد الغابہ ص۲۹۰ ج۲۔ آپ کے بارے میں علامہ سیوطی نے ابو عبید کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ حافظِ قرآن تھے۔ الاتقان ص۷۴ ج۱

۷۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

نسب :۔ ابو العباس عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف القرشی الہاشمی آپ شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔ حضور نے آپ کو سینے سے لگایا اور فرمایا اللّٰھم علمه الحکمة یعنی اے اللہ اس کو دانائی سکھا۔ نیز فرمایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهم فقهه فی الدین و علمه التاویل۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ الفاظ بھی فرمائے علمه الحکمة وتاویل الکتاب یعنی بیک وقت چار چیزوں کے لیے دعا فرمائی جس کی وجہ سے آپ کو "حبر العرب" "حبر الامة" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے بھی اسی فراست کو دیکھ کر (جو حضورؐ کی دعا کا نتیجہ تھی) مجلس شوریٰ میں جگہ دی تھی حالانکہ یہ منصب کم ہی صحابہؓ کو نصیب ہوا۔ آپ ۶۸ھ میں طائف میں فوت ہوئے اور حضرت محمدؐ بن علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ الاصابہ ج۲ ص۳۲۲۔ اسد الغابہ ج۳ ص۱۹۳۔ تہذیب الاسماء واللغات ج۱ ص۲۷۴۔ الاستیعاب ج۱ ص۳۴۲۔ قرأ القرآن علی ابی بن کعب۔ نیز آپ خود فرماتے ہیں جمعت المفصل علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی آپ نے حضورؐ کے زمانے میں کچھ حصہ یاد کیا اور بعد میں پورا قرآن مجید یاد کر کے حضرت ابی بن کعب کو سنایا معرفة القراء الکبار للذہبی ج۱ ص۴۱ حفظ المحکم فی زمن النبی صلعم ثم عرض القرآن کله علی ابی بن کعب طبقات القراء جزری ج۱ ص۴۲۵ کان حافظا الاتقان ج۱ ص۷۴۔ الغرض آپ حافظ قرآن تھے۔

۸۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔

نسب:۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن خطاب بن نفیل القرشی العدوی۔

آپ نبوت کے چوتھے سال پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کے ساتھ ہی ایمان لے آئے حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ "ما رأیت رجلا اورع من ابن عمر" یعنی میں نے ابن عمر سے کوئی شخص پرہیزگار نہیں دیکھا۔ آپ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا تھا اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ یعنی حضورؐ فرما رہے ہیں کہ عبد اللہ صالح آدمی ہے۔ آپ نے آیت (لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون) پر عمل کرنے کے لیے اپنی لونڈی "رمثہ" کو آزاد کر دیا کیونکہ وہ آپ کو پسند تھی۔ فتویٰ دینے کے بارے میں آپ بڑی احتیاط کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بات ایسی نکل جائے جو حضورؐ کے فرمان کے مخالف ہو۔ آپ ۷۴ھ میں ۸۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ الاصابہ ج۲ ص۳۴۸۔ اسد الغابہ ج۳ ص۲۲۷۔ الاستیعاب ج۱ ص۳۶۸۔

"کان شدید الاتباع لاثار النبی صلی الله علیه وسلم" تہذیب الاسماء واللغات ج۱ ص۲۷۹۔ اخرج النسائی بسند صحیح عن عبد الله بن عمر قال جمعت القرآن فقرأت به کل لیلة فبلغ النبی صلی الله علیه وسلم فقال اقرأه فی شهر یعنی آپ کو قرآن مجید یاد تھا اور آپ روزانہ رات کو ختم کرتے تھے تو حضورؐ نے فرمایا کم از کم قرآن مجید ایک مہینہ میں ختم کیا کرو۔ الاتقان ج۱ ص۷۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

نسب :۔ ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید القرشی السہمی۔

آپ اپنے باپ حضرت عمرو سے صرف بارہ سال چھوٹے تھے۔ آپ اپنے والد ماجد سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ آپ کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ کو مجھ سے بھی زیادہ حدیثیں یاد تھیں کیونکہ آپ لکھ لیتے تھے۔ آپ کو جنگ صفین میں جانے کے لیے کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم نہ تو میں جنگ میں شریک ہوں گا اور نہ ہی تیر و تلوار استعمال کروں گا کیونکہ یہ چیز آپ کے زہد کے مانع تھی۔ الاستیعاب ص ۳۷۰ ج ۱۔ الاصابہ ص ۳۴۳ ج ۲۔

آپ قرآن کے علاوہ پہلی کتابوں کے بھی حافظ تھے۔ اسد الغابہ ص ۳۳۳ ج ۳۔

مذکورہ بالا کتاب میں ہے کہ آپ کے اصرار پر حضورؐ نے آپ کو کم از کم تین دن میں قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ ابوداؤد ص ۱۹۳ ج ۱ کان حافظا الاتقان ص ۷۴ ج ۱۔ طبقات القرا جزری ص ۴۳۱ ج ۱ میں یہ الفاظ مرقوم ہیں۔

الصحابی الجلیل وردت الروایۃ فی حروف القرآن العظیم وھو احد الذین حفظوا القرآن العظیم فی حیوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آپ نے حضورؐ کی زندگی ہی میں قرآن مجید یاد کر لیا تھا اور مزید براں آپ قاری بھی تھے۔

۱۰۔ عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما۔

نسب :۔ ابوبکر عبداللہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد بن اسد القرشی الاسدی۔

آپ ۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ پہلے مولود ہیں جو کہ اسلام میں پیدا ہوئے۔ جب آپ پیدا ہوئے تو مسلمانوں کو دوچند خوشی ہوئی کیونکہ یہود مدینہ نے یہ بات مشہور کر رکھی تھی کہ ہم نے جادو کر دیا ہے اس لیے مسلمانوں کی نسل آگے نہیں چل سکتی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دعوے کو رد کر دیا۔ جب حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تو حضورؐ نے کھجور لے کر پہلے خود چبائی پھر حضرت عبداللہ کے منہ میں ڈالی۔ اس طرح نبی کا لعاب دہن امتی کے لعاب دہن سے جا ملا جس نے بعد میں جا کر ایک عظیم ہستی کا روپ دھارا۔ آپ کی بیعت خلافت معاویہ بن یزید کی موت کے بعد ہوئی۔ آپ کی اطاعت میں اہل حجاز، یمن، عراق، خراسان شامل تھے۔ آپ کو حجاج نے عبدالملک کی خلافت میں محاصرہ کر کے شہید کر دیا۔ آپ کی شہادت ۷۳ھ میں ہوئی۔ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں باقی اصحاب سے مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کی بیعت خلافت یزید کی موت کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد معاویہ کی خلافت میں ہوئی۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۱

کان حافظاً الاتقان ص ۷۴ ج ۱ یعنی آپ حافظِ قرآن تھے۔

آپ حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ قاری بھی تھے۔ طبقات القراء جزری ص ۲۱۹ ج ۱

۱۱۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار الہذلی حلیف بنو زہرہ۔

آپ کبار صحابہ کرام میں سے ہیں۔ اپنے ایمان لانے کے سبب کو خود ہی بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نوجوان تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہا تھا کہ حضور، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے آپ کے پاس دودھ ہے؟ میں نے کہا دودھ تو ہے لیکن یہ مال میرا نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ اچھا وہ بکری لے آؤ جو ابھی دودھ کے قابل نہ ہو تو میں ایک بکری لایا۔ حضور نے اس کے تھنوں کو ہاتھ لگایا تو دودھ اترنا شروع ہو گیا جس سے آپؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں نے سیر ہو کر پیا۔ پھر آپ نے دودھ کو بند ہونے کو کہا تو وہ بند ہو گیا۔ میں پاس کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ حیران ہو کر عرض کی آپ وہ کلام مجھے بھی بتائیں جس کے پڑھنے سے یہ کام ہوا ہے تو حضور نے میرے سر پہ ہاتھ پھیر کر فرمایا تو پڑھا لکھا بچہ ہے یعنی تجھ میں استطاعت ہے کہ تو پڑھے۔ پھر اس کے بعد آپ جلدی ہی مسلمان ہو گئے۔ آپ نے دو دفعہ ہجرت کی اور بدر میں بھی شریک ہوئے اور باقی تمام جنگوں میں حصہ لیا۔ حضور نے آپ کے جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔ آپ کے بارے میں حضور نے فرمایا جس سے عبداللہ بن مسعود خوش ہے اس سے میں بھی خوش ہوں۔ جس سے عبداللہ بن مسعود ناراض ہے اس سے میں بھی ناراض ہوں۔ آپ ۳۲ھ میں مدینہ المنورہ میں فوت ہو کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ الاصابہ ص ۳۶۰ ج ۲۔ اسد الغابہ ص ۲۵۶ ج ۳۔ الاستیعاب ص ۲۵۹ ج ۲

کتاب القراءت القراء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ابو عبید نے لکھا ہے۔ کان حافظاً الاتقان ص ۷۴ ج ۱ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔

حفظت من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین سورة یعنی میں نے ستر سورتیں حضور کے دہن مبارک سے ازبر کیں۔ معرفة القراء الکبار للذہبی ص ۳۲ ج ۱

اسی کتاب میں ہے ابو مسعود فرماتے ہیں۔ واللہ لا اعلم احداً ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم بکتاب اللہ تعالیٰ من ھذا واشار الی ابن مسعود انتہی۔ مختصر یہ کہ آپ حافظ قرآن تھے۔ مزید کہ اسلم قبل عمر عرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اسلام لائے اور قرآن مجید یاد کر کے حضور کو سنایا۔ انه كان يقرأ القرآن فی غير رمضان فی الجمعة وفی رمضان فی ثلاث۔ آپ رمضان میں تین دن اور غیر رمضان میں ایک ہفتہ میں قرآن مجید پڑھتے تھے۔ طبقات القراء للجزری ص ۵۸ ج ۱

۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن السائبؓ۔

نسب:۔ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن السائب بن ابو السائب اسمہٗ صیفی بن عائذ مخزومی القاریؓ

آپ حضور کے تجارت میں بھائی وال تھے جیسا کہ وہ خود اپنے ایمان لانے کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة لا بايعه فقلت اتعرفنى؟ قال نعم الم تكن شريكا لى مدة۔

فرماتے ہیں کہ میں حضور کے پاس مکہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا تو میں نے کہا کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تو میرا کسی وقت شریک کار نہ تھا؟ آپ عبداللہ بن زبیر کی خلافت میں فوت ہوئے اور عبداللہ بن العباسؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ الاصابہ ص ۳۰۶ ج ۲۔ اسد الغابہ ص ۱۷۱ ج ۳

قرأ عبد الله القرآن على ابى بن كعب۔ آپ نے قرآن مجید یاد کر کے حضرت ابی بن کعب کو سنایا معرفۃ القراء الکبار للذہبی ص ۴۲ ج ۱۔ ان کے بارے میں مجاہد نے یہ الفاظ رقم کیے ہیں۔ كنا نفخر على الناس بقارئنا عبد الله بن السائب انتهى۔ ہم لوگوں پر اس بات کا فخر کرتے تھے کہ ہمارا قاری عبداللہ بن السائب ہے۔ طبقات الجزری ص ۴۲۰ ج ۱۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ صرف حافظ ہی نہیں بلکہ قاری بھی تھے۔

۱۳۔ حضرت عبد اللہ ذوالبجادين رضی اللہ عنہ۔

نسب۔ عبداللہ بن عبدنہم بن عفیف بن سحیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد المزنی۔

آپ کا جاہلیت کا نام عبد العزیٰ تھا جب آپ مسلمان ہوئے تو حضورؐ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ آپ کو ذوالبجادین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ یتیم تھے اور اپنے چچا کی زیر کفالت تھے جب آپ مسلمان ہوئے تو آپ کے چچا نے تمام کپڑے چھین لیے اور آپ کی والدہ نے ایک کمبل دیا۔ جس کو انہوں نے پھاڑ کر آدھا اوپر آدھا نیچے لے لیا۔ اسی حالت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے آپ کو ذوالبجادین کہہ کر مخاطب کیا جس سے یہ آپ کا لقب بن گیا۔ حضورؐ کی زندگی ہی میں جنگ تبوک میں آپ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو لحد میں اتارا اور فرمایا اے اللہ میں اس سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔ جب آپ نے یہ دعا فرمائی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کہتے ہیں کاش کہ اس کی جگہ ہم ہوتے اور حضورؐ کی اس دعا کے حق دار بن جاتے۔ آپ کے حافظ ہونے کے بارے میں یہ الفاظ ملتے ہیں۔ کان اقرأها فاضلا کثیرا لتلاوۃ للقرآن العزیز انتھی واللہ اعلم بالصواب۔ الاصابہ ص۲۴۳ ج۲۔ اسد الغابہ ص۱۳۳ ج۲ یعنی آپ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرتے تھے۔ تلاوت تب ہی ہو سکتی ہے جب کہ آپ حافظ ہوں کیونکہ اس وقت قرآن مجید آج کل کی طرح ایک جگہ سب کے پاس جمع نہیں تھا۔

۱۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔

نسب: سید القراء ابو المنذر و ابو الطفیل ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زیاد بن معاویہ الانصاری المعاوی۔

آپ عقبۂ ثانیہ میں مسلمان ہوئے اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ آپ کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا۔ امرت ان اقرأ علیک القرآن۔ یعنی مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ آپ پر قرآن پڑھوں حضرت ابی کہنے لگے اللہ سمانی لک فقال نعم۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر کہا ہے تو حضورؐ نے فرمایا ہاں جب حضورؐ نے کہا واقعی اللہ نے آپ کا نام لے کر مجھے کہا ہے تو حضرت ابی بن کعبؓ رونے لگے کیونکہ رونا خوشی میں آجاتا ہے۔ خوشی جب حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو سید المسلمین کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے اقرأنا ابی۔ آپ کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے خیال میں آپ خلافتِ عمرؓ میں فوت ہوئے مثلاً حافظ ابن حجرؒ اور بعض کے خیال میں آپ خلافتِ عثمانؓ میں فوت ہوئے۔ مثلاً ابن اثیر جزری۔ الاصابہ ص۳۱ ج۱۔ اسد الغابہ ص۴۹ ج۱۔ الاستیعاب ص۲۶ ج۱۔ آپ کے حافظ ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ عرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قرآن مجید یاد کر کے حضورؐ کو سنایا۔ آپ نے حضرت ابی بن کعبؓ کے بارے میں فرمایا تھا استقرؤا القرآن من اربعۃ عبد اللہ ابن مسعود و سالم مولیٰ ابی حذیفۃ و معاذ بن جبل و ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔ حافظ ابن سیرین نے آپ کے بارے میں کہا ہے۔ کان حافظاً الاتقان ص۷۳ ج۱۔

تقرأ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن العظیم وقرأ علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض القرآن للارشاد والتعلیم۔ یعنی حضورؐ اور حضرت ابی نے قرآن کا دور بھی کیا حضرت ابی نے پورا قرآن مجید حضورؐ کو سنایا اور حضورؐ نے کچھ حصہ پڑھا۔ حماد بن سلمہ کے واسطے سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت آئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اقرأ کم ابی بن کعب یہ روایت مرسل ہے لیکن اس کی سند صحیح ہے۔ طبقات، جزری ص ۳۱ ج ۱۔

۱۵۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

نسب:۔ ابو عبداللہ حذیفہ بن حسل الیمان بن عامر بن عمرو بن ربیعہ العبسی۔

ان کے والد کو الیمان اس لیے کہتے ہیں کہ اس نے اپنی قوم سے لڑائی کر کے بنی عبدالاشہل کے پاس پناہ لی تھی اس لیے الیمان کہا جانے لگے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ آپ جنگِ اُحد میں شریک ہوئے۔ آپ کے بارے میں یہ بات بہت مشہور تھی کہ آپ حضورؐ کے "رازدان" ہیں۔ ایسے رازدان کہ ان رازوں کا آپ کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ وہ خود فرماتے ہیں لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان وما یکون حتی تقوم الساعۃ۔ اسی لیے آپ کے بارے میں حضرت ابوالدرداءؓ نے حضرت علقمہؓ کو فرمایا تھا۔ الیس فیکم صاحب السر الذی لایعلمہ غیرہ انتہیٰ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فتنہ کے متعلق حضرت حذیفہؓ سے دریافت فرمایا تھا۔ آپ حضرت عثمانؓ کی شہادت اور حضرت علیؓ کی بیعت کے چالیس دن بعد فوت ہوئے یہ واقعہ ۳۶ھ میں وقوع پذیر ہوا۔ الاصابہ ص ۳۱۷ ج ۱۔ اسد الغابہ ص ۳۹۰ ج ۱۔ آپ کو ابو عبید نے حفاظ میں سے شمار کیا ہے۔ الاتقان ص ۷۳ ج ۱۔ امام جزری نے یہ الفاظ رقم کیے ہیں۔ وردت الروایۃ فی حروف القرآن یعنی آپ حافظ ہی نہیں قاری بھی تھے۔ طبقات جزری ص ۲۰۳ ج ۱۔

۱۶۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ۔

نسب:۔ ابو عبداللہ سالم بن عبید بن ربیعہ اور بعض نے آپ کے والد کا نام معقل بتایا ہے۔ آپ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس القرشی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ فضلاء صحابہ میں سے تھے۔ حضرت ابو حذیفہؓ نے آپ کو اپنا متبنّٰی بیٹا بنایا ہوا تھا۔ جب یہ آیت اتری (ادعوھم لاٰبائھم) تو پھر آپ کو سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ کہا جانے لگا۔ حضورؐ نے آپ کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے تھے۔ الحمد للہ الذی جعل فی امتی مثلہ۔ یہ الفاظ آپ نے حضرت سالمؓ کا قرآن مجید سن کر کہے تھے۔ آپ نے مدینہ میں مہاجرین و انصار کی جماعت بھی کرائی جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ الاصابہ ص ۶ ج ۲۔ اسد الغابہ ص ۲۴۵ ج ۲۔

حضورؐ نے جن چار صحابہ سے قرآن پڑھنے کو کہا تھا ان میں حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہ بھی تھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفۃ القراء ذہبی ج ۱ ص ۲۳۔ کان حافظاً الاتقان ج ۱ ص ۷۲۔ آپ حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ قاری بھی تھے۔ طبقات جزری ج ۱ ص ۳۱۰ میں ہے کہ وردت الروایۃ فی حروف القرآن۔

۱۷۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ۔

نسب:۔ ابوہریرہ عبدالرحمٰن بن عامر بن عبدالشمس بن طریف بن غیاث بن ابی صعب الدوسی۔

آپ کے نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے دس قول نقل کیے ہیں اور ان کے اپ کے نام کے بارے میں بیس قول نقل کیے ہیں۔ ہم نے وہ نام لکھا ہے جس کو ابن حجرؒ اور جزریؒ نے ترجیحاً لکھا ہے۔ آپ کے اسلام لانے کے متعلق بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے ۵ھ میں لکھا ہے۔ ذہبیؒ نے ۷ھ ہی لکھا ہے لیکن بعض کے خیال کے مطابق آپ ۵ھ سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ روایت کرنے والی انہیں کی ذات ہے۔ ایک دن حضرت ابوہریرہ سے کثرتِ روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے کوئی کام تو تھا نہیں سوائے حدیثیں یاد کرنے یا کھانے پینے کے بخلاف مہاجرین و انصار کے کیونکہ وہ اپنے کام کاج میں مشغول بھی ہوتے تھے جب کہ میں ہمیشہ حضورؐ کی خدمت میں ہی رہتا تھا تو یہ بات ضروری ہے کہ میں نے حضورؐ سے زیادہ حدیثیں یاد کیں۔ پھر آپ سے سوال ہوا کہ آپ کو اتنی حدیثیں یاد کس طرح رہ گئیں تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اسمع منک حدیثاً کثیراً انساہ فقال ابسط رداءک فبسطتہ ثم قال ضمہ الی صدرک فضممتہ فما نسیت حدیثاً بعد۔ انتہی

ترجمہ:۔ اے اللہ کے رسول میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ آپؐ نے چادر بچھانے کا حکم دیا۔ میں نے چادر بچھائی۔ پھر آپ نے فرمایا اس کو سینے سے لگا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ سینے سے لگانا تھا کہ ذہن کے حافظے کے دریچے کھل گئے۔ اس کے بعد مجھے کوئی بات نہیں بھولی۔ اب اس کے بعد بھی کسی کو آپ کی ثقاہت پر کلام ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے عقل کے ناخن لے۔ کیونکہ یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جو کہ حضورؐ کے اس کرشمہ سے آنکھیں بند کر لے جو کہ حضورؐ نے حضرت ابوہریرہ کو ذہن حافظے کے لیے عنایت فرمایا تھا۔ آپ کی وفات ۵۸ھ میں ہوئی۔ الاصابہ ج ۴ ص ۲۰۲۔ اسد الغابہ ج ۵ ص ۳۱۵۔ الاستیعاب ج ۲ ص ۶۹۶۔

آپ کے حافظ ہونے کے بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ نقل کیے گئے ہیں دفعوا القرآن علی ابی بن کعب۔ حضرت نے قرآن مجید یاد کر کے حضرت ابی بن کعب کو سنایا۔ معرفۃ القراء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہبی ص ۱-۲۔ نیز یہ الفاظ مرقوم ہیں۔ حکی جماعۃ من شیوخنا البغدادیین ان الاعرج قرأ علی ابی ھریرۃ وان ابا ھریرۃ قرء علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ طبقات جزری ص ۳۸۱ ج ۱۔

ترجمہ:۔ ایک جماعت نے حکایت کی ہے جو بغداد والوں سے تھی کہ الاعرج نے قرآن مجید یاد کر کے حضرت ابوہریرہ کو اور حضرت ابوہریرہ نے حضور کو سنایا۔ طبقات القراء جزری ص ۳۸۱ ج ۱۔ کان حافظاً الاتقان ص ۷۴ ج ۱۔

۱۸۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔

نسب:۔ ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عابد بن عدی الانصاری الخزرجی۔ آپ کے بارے میں کعب بن مالک فرماتے۔ کان شابا جمیلا سمحاً من خیر شبابہ قومہ اور واقدی نے لکھا ہے۔ کان اجمل الرجال الغرض آپ نہایت حسین وجمیل تھے۔ آپ تقریباً تمام جنگوں میں شریک رہے۔ مثلاً بدر، احد وغیرہ۔ جب آپ جنگِ بدر میں شریک ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۲۱ سال تھی۔ حضور نے آپ کو یمن کا والی بنایا تھا۔ حافظ ابنِ حجر نے ان کے حالات میں لکھا ہے الامام المقدم فی علم الحلال والحرام سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضرت معاذ فرماتے حضور نے میرے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔ انی لاحبك یعنی حضور کے محبوب اور بقول ابن حجر علم حلال وحرام کے امام۔ آپ کی وفات طاعون کی مرض سے ہوئی۔ الاصابہ ص ۴۰۶ ج ۳۔ اسد الغابہ ص ۳۷۶ ج ۴ طاعون کی وبا ۱۷ھ میں پھیلی تھی۔ آپ ان چار حفاظ میں سے تھے جن کے لیے حضور نے فرمایا تھا کہ ان سے قرآن مجید سیکھو۔ معرفۃ القراء الذہبی ص ۳۳ ج ۱۔ کان حافظاً الاتقان ص ۷۴ ج ۱۔

حفظ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد وردت عنہ الروایۃ فی حروف القرآن انتھی۔ آپ حافظ ہی نہیں قاری بھی تھے۔ طبقات جزری ص ۳۰۱ ج ۲۔ کان حافظاً تلقیح ابن جوزی ص ۲۲۵

۱۹۔ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔

نسب:۔ ابوالولید عبادہ بن الصامت بن احرم بن فہر بن قیس الانصاری الخزرجی۔ آپ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شریک تھے۔ آپ نے بدر اور تمام جنگوں میں حصہ لیا (بدر کے متعلق امام جزری نے لکھا) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ھوافقہ منی آپ بڑی قد وقامت کے خوبصورت جوان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو صدقات کے لانے کا حکم دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو شام میں قرآن مجید کی تعلیم کے لیے بھیجا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ آپ ۷۲ سال کی عمر ۳۲ھ رملہ یا بیت المقدس میں فوت ہوئے۔ الاصابہ ص ۲۶ ج ۲۔ اسد الغابہ ص ۲۶ ج ۳۔
کان حافظاً تلقیح فہوم اہل الاثر ص ۲۲۔ کان حافظاً الاتقان ص ۷۲ ج ۱۔ الغرض آپ بھی قرآن مجید جیسی
عظیم کتاب کے حافظ تھے۔

۲۰۔ حضرت مجمع بن الجاریۃ رضی اللہ عنہ۔

نسب :۔ مجمع بن الجاریہ ابن عامر بن مجمع بن العطاف الانصاری الاوسی۔

آپ کے والد جاریہ نے مسجد ضرار بنوائی تھی اور وہ منافق تھا۔ حضرت مجمع رضی اللہ عنہ ابھی بچے ہی
تھے اس لیے آپ مسجد ضرار میں نماز پڑھاتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
یہ بات چلی کہ حضرت مجمع لوگوں کو نماز پڑھائیں تو یہ اعتراض ہوا۔ اولیس کان امام المنافقین
فی مسجد الضرار فقال واللہ الذی لا الہ الا ھو ما علمت من امرھم بشیء
فترکہ عمر یصلی یعنی آپ پر منافقین کے امام ہونے کا الزام لگا تو آپ نے قسم اٹھائی کہ مجھے
ان کے کسی معاملے کا علم نہ تھا تو حضرت عمر نے نماز پڑھانے کی اجازت دے دی۔ اس کے
بعد حضرت عمر نے آپ کو کوفہ میں لوگوں کی تعلیم کے لیے مقرر کر دیا۔ دجال کے باب لُد کے پاس
قتل ہونے والی روایت بھی حضرت مجمع ہی کے ذریعے سے ہم تک پہنچی ہے۔ آپ کے حافظ
ہونے کے متعلق حافظ ابن حجر نے یہ لفظ رقم کیے ہیں۔ قد جمع القرآن۔ الاصابہ ص ۳۴۶ ج ۳۔ اسد الغابہ
ص ۳۰۳ ج ۴۔ ابو عبید نے آپ کے بارے میں لکھا ہے کان حافظاً الاتقان ص ۷۲ ج ۱۔ احد الذین
جمعوا القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آپ نے حضور کی زندگی ہی میں قرآن مجید
اپنے سینے میں محفوظ کر لیا تھا۔ حدث الروایۃ عنہ فی حروف القرآن۔ آپ قاری بھی تھے۔
طبقات جزری ص ۴۲ ج ۲

۲۱۔ حضرت ابو حلیمہ معاذ القاری رضی اللہ عنہ۔

نسب :۔ ابو حلیمہ معاذ بن الحرث بن الارقم بن عوف بن وہب الانصاری الخزرجی۔
آپ جنگ خندق میں شریک ہوئے اور جنگ جسر کے موقع پر بھی حضرت ابو عبیدہ ثقفی
کے ساتھ تھے۔ الاصابہ ص ۱۳۸ ج ۳۔ اسد الغابہ ص ۳۷۸ ج ۴۔
آپ کو ابو عبید نے اپنی کتاب میں حفاظ میں سے شمار کیا ہے۔ الاتقان ص ۷۲ ج ۱

۲۲۔ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ۔

نسب :۔ عقبہ بن عامر بن عبس بن عمرو بن عدی بن عمر الجہنی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ عقبہ اولیٰ میں مسلمان ہوئے اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے لیکن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اپنے ایمان لانے کا واقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔ قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وانا فی غنم لی ارعاھا فترکتھا ثم ذھبت الیہ فقلت بایعنی فبایعنی علی الھجرۃ۔ الحدیث۔ یعنی آپ حضور کے مدینہ میں پہنچنے کے بعد مسلمان ہوئے۔ اس میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ آپ عقبہ اولیٰ میں مسلمان ہوئے ہوں اور حضور کے مدینہ پہنچنے پر دوبارہ بیعت لینا چاہی تو حضور نے ہجرت پر بیعت لی۔

آپ جنگِ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مصر کے والی بھی رہے۔ آپ ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ الاصابہ ص ۴۸۹ ج ۱ اسد الغابہ ص ۵۹ ج ۳۔ الاستیعاب ص ۲۸۹ ج ۲۔ کان حافظاً الاتقان ج ۱۔

کان عقبہ قاریاً عالماً بالفرائض والفقہ۔ اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ کے ہاتھ کا قرآن مجید لکھا ہوا کافی دیر کے بعد بھی دیکھا گیا جو کہ حضرت عثمانؓ کے نسخے سے الگ تھا۔ کتاب الانساب للسمعانی ص ۱۴۵۔ مختصر یہ کہ آپ حافظ، قاری اور عالم تھے۔

۲۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔

نسب:۔ ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن سلیم بن حرب بن عامر الاشعری۔

آپ دبلے پتلے جسم کے مالک تھے آپ اسلام لائے اور اپنے وطن واپس چلے گئے۔ وہاں سے ہجرت کرکے حبشہ چلے گئے۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فتح خیبر کے موقع پر واپس آئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری بھی اسی موقع پر تشریف لائے۔ حضور نے آپ کو یمن کے بعض علاقوں زبید، عدن وغیرہ کا والی بنایا تھا۔ حضور نے آپ کے بارے میں فرمایا لقد اوتی مزماراً من مزامیر آل داؤد یعنی حضور آپ کی آواز کی تعریف فرما رہے ہیں۔ آپ ابھی یمن میں ہی تھے کہ حضور کی وفات ہو گئی۔ پھر آپ واپس مدینہ آ گئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو بصرہ کا حاکم بنایا اور حضرت عثمانؓ نے آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے وصیت کی تھی کوئی عامل ایک سال سے زیادہ نہیں رہ سکتا اور حضرت ابوموسیٰ الاشعری کو چار سال کے لیے عامل مقرر کیا۔ واقعہ صفین کے دو حکم میں سے ایک ابوموسیٰ الاشعری تھے۔

آپ کی وفات ۴۲ھ ہے۔ الاصابہ ص ۳۵۱ ج ۲ اسد الغابہ ص ۲۴۶ ج ۳۔

ھاجر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقدم علیہ عند خیبر وحفظ القرآن والعلم۔ یعنی آپ قرآن مجید کے علاوہ دوسرے علوم و فنون سے بھی بہرہ ور تھے۔ معرفۃ القراء ص ۲۶ ج ۱۔ الاتقان ص ۷۳ ج ۱۔ وحفظ القرآن وعرضھا علی النبی صلعم طبقات جزری ص ۴۴۲ ج ۱ (باقی آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ